لا الہ الا اللہ

منشور محمدی

محمد رسول اللہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت و سیر و رحمتہ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہے تا بہ ختم دوران | شائع رہے باہزار تزئین | آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۳۳ | مورخہ ۱۶ ذیحجہ روز دوشنبہ ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کے شائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ بر چہ ہذا زمرۂ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵-۱۵-۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوۂ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا سی حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بدپیشگی چار روپیہ للعہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہی اور مابعد المضاعف نوابان عالی شان و راجگان گرامی سی بصیغہ پیشگی ۸ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاوے گی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پر چہ ہذا بذریعہ منی آرڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیئے

العبد محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب

تائید الاسلام

نہایت خوشی کی بات ہی کہ ہمارے بھائی مسلمان بھی تائید الاسلام

مین اپنی ہمت کو اب دیکھا دیکھی کام مین لا رہے ہین کہین تو اپنے برادران دینی کے دین و دنیا کے مطالب ضروری کے لئے جناب مولانا نجم الہند سید احمد صاحب بہادر سرگرمی سے مدرسہ اسلامیہ قایم فرماتے ہین اور کہین جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد منصور علی صاحب نزات رسائل ردنصاری تصانیف کر کے تائید اسلام کرتے ہین اور عیسائیون کے دھوکے دہی اور غلط فہمی سے عوام الناس کو بچاتے ہین اور کسی جگہ آفتاب ہند جناب سرامد علمای روزگار مولانا محمد محسن صاحب مدرس اول مدرسہ عربی اجمیر شریف نہایت عمدہ عمدہ خیالات سے اپنے ہمچشمون کو فیض بخشی ہین اور اسی طرح حضرت فخر العلما مولانا محمد علی صاحب کانپوری عیسائیون کے حملون سے اپنے تصانیف کے وسیلہ ہمین بچا رہے ہین اور ایسا ہی جناب فضیلت مآب نہ بدہ علمای نامدار مولوی الفت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ عربی دہلی اپنے مضامین

متلاشی نے کہا اب مجکو آپ کی تقریر کا خلاصہ معلوم ہوگیا مین نے
بی بیل کو پڑہا ہی لاریب اوسکی مذہب جہان سے انسان کا دل ڈانوان
ڈول ہوجاتا ہی - عیسائی کہنے لگا کہ جب خود بانیان مذہب عیسائی
یعنی حواری لوگ مسیح کے کلام کو نہین سمجھے تو اب جو کوئی عیسائے
دعوی کرے کہ مین بخوبی سمجہتا ہون وہ سراسر جہوٹا ہی - متلاشی
نے جواب دیا کہ خیر یہہ جھگڑا جانی دو کہئے آپکے اس پادری کے پاس
اسوقت کسقدر روپیہ جمع ہی وہ بولا ہزارون تک ہی
اسقدر اس پادری کو وسعت و طاقت ہی کہ اپنی زور بازو سے
اگر چاہے چار مشن بنا سکتا ہی - متلاشی نے کہا کہ اچھا بھائی
اب مین جاتا ہون پھر کبھی آپ سے ملاقات کرونگا کیونکہ آپ تو بے
تعصب عیسائی نظر آتے ہین کیونکہ مین نے بھی دس بیس عیسائیون کو دیکھا
کہ جنہون نے تعصب کو دور کیا اور ہندو مسلمانون کے ساتھہ محبت پیدا
کی تو اس وقت سے ہندو اور مسلمانون کے مکانات مین آنے جانے
لگے اور مسلمان بھی بالمشافہ برادرانہ طور سے اونکے ساتھہ سلوک
کرتے ہین اور وہ جو صرف انجیل ہاتھہ مین لیکر اپنے نوکری کا فرض ادا کرتی
پھرتے ہین کوئی ہندو اور مسلمان اونہین منہہ نہین لگاتا حالانکہ سچ بھی
تو ہی اوس کو وہ کوئی منہہ لگائے جس نے اپنے بزرگون کی توہین
سنے ہو - اور سنئے جناب من اگر کوئی ہندو کا متلاشی ویسے متمول
پادری کے پاس کہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہی چلا بھی جاتا تو خود
بدولت اوس میں تعصب کو دور ہی سے دیکھکر آنکھین چراتے اور نہین تو
یون ہی میز پر کاغذون کو درہم برہم کرتے حتی الامکان تو آئینہ سے
جہانک کر اپنے نوکر کو حکم کرتے کہ اوس آدمی کو کہدو کہ پھر کسی وقت
آوے اسوقت ہمین فرصت نہین اگر اوس کی یاور بخت سے

پادری صاحب برامدہ مین بیٹھے ہوئے ہین اور وہ یکایک آگیا تو ادہر
کو آنکھہ اوٹھاکر بھی نہ دیکھتے وہ بیچارہ آپ ہی آپ اوٹھتا بیٹھتا اور اپنا
سا منہہ لیکر اور اپنی قسمت پر رو کر سیدہا کسی تکیہ یا مندر کو چلا
جاتا اگر اوسی شہر کا باشندہ ہی اور صاحب عبرت ہی تو کبھی عمر بھر
مشن احاطہ کیطرف رخ نکرتا پھو کون مرتا پر کسی پادری کی شکل نہ دیکھتا
احیانا کسی گلی کوچہ بازار مین کسی کالے گوری کرشتان کو منادی
کرتا دیکھتا تو بطور عبرت کے اپنے ہمچشمون کو اون کے کرشمے سناتا اور
اونکے کرتوتون سے اونہین مطلع کرتا تاکہ کوئی اجنبی اون دھوکی
مین نہ آئی کیونکہ اوسپر تو آپ کے سب کرامات اور کشف اور نزول روح
القدس اور تاثیر اصطباغ اور عشای ربانی کی برکت عیان
ہوچکی ہے اور اگر متلاشی بالکل مدرسوم مین داخل ہی اور گیا
گزرا مفت خور ہی تو اسیطرح خاک چھانتا ہوا کسی اور مشن مین
جاکر جھاڑو دیتا پھرتا ہی اور گورکا پن سے اپنا کام چلاتا ہی خیر
اسے جانے دو امیر متلاشی کا حال سنئے وہ تو بہر نوع جناب
پادری صاحب کے ساتھہ مروت و احسان سے پیش آتا ہی اور جو ضرورت
اوس کے مرید ہونی سے پہلے پہل آپ کو نہوتی تھی اوسکی رفع
حاجت کے لئے ہمہ تن مصروف ہوتا ہی پھر تو ایسے مربی و محسن اور
کفیل کو دور ہی سے تاڑکر پادری صاحب تا در مشن اوسکے
استقبال کو آتے ہین اور بڑے فخر سے یہہ شعر کہتے ہین ؎

ای آمدنت باعث آبادی ما
ذکر تو بود زمزمۂ شادی ما -

بڑے تجمل کے ساتھہ شکریہ ادا کرکے اوسکو آرام کرسی پر
بٹھاتے ہین اوس کے خوشنود مزاج کے لئے کوئی طول طویل الف
لیلہ کی سی داستان سنائی جاتی ہی اور وہ فرحت افزا مژدہ

ایجس کا رن وہ چیلا ہوا ہی وہ بھی کان مین کہا جاتا ہی تاکہ اوس کے
اعتقاد مین کچھ خلل واقع نہو جائی اور علاوہ اسکے اوس آسمانی
بادشاہت کا بھی سبق اوسکو یاد دلایا جاتا ہی اور ایسی پٹی پڑہا
جاتی ہی کہ جسکے خوشی سے اوسکی جان مین جان آجاتی ہی کبھی گھوڑا
اونٹ ہاتی اوس امیر کے خوب سوار کے کام مین لای جاتے ہین اور
بنگلہ جہاڑ فانوس فرش فروش سے ایسا سجا رہتا ہی کہ کسی لارڈ کا بھی
ایسا مکان نہو اور وہ پوشاک نئی نئی طیار ہوتی ہی کہ جسکو دیکھکر
اور شیرنی ہاتھ ملتے رہجائین کچھ دنون بعد بخیال شہرت آپ ہی
پادری صاحب اپنے ہم پیشہ مشنریون سے اوس امیر متلاشی کا اشتیاق
اور مذہب عیسوے کیطرف راغب ہونا جتاتے ہین اور واسطے آگاہی
حکام اور عیسائیون بھائیون کے اوس امیر سے انعام واکرام طلبا مشن
اسکول کو دلایا جاہی تاکہ سب کو معلوم رہے کہ یہہ امیر علم دوست اور
بڑا رحم دل اور عیسائیون کا خیر خواہ ہی کچھ دنون اس سوانگ کے بعد
پھر اور روپ لاجاتا ہی کہ وہ متلاشی اپنے گورونکی ترغیب سے
انگریزون کا کھانا بھی کرتا ہی محض واسطے محبت جتانے کی وہ متلاشی
آپ بھی میز پر ہم نوالہ ہم پیالہ ہوتا ہی اور اوسکے پیرو مرشد صاحب
اشارۃً باتون باتون مین اسکی اصطباغ کی خوشخبری اور دین
عیسوے کی حمایت کرنا صاحب لوگون کو جتاتے ہین اور وہ امیر نو
مرید مشن بھی عیسائیون اور یورپین صاحب لوگون سے کہتا پھرتا ہی کہ
آپ نے یعنے پادری نے اب میرے آنکہین کھول دین ہین اور افسوس
ہی کہ اب تک مین بادۂ غفلت مین سرشار رہا سو مین سچ کہتا ہون
اسمین سر مو تفاوت نہین بس امروز و فردا اصطباغ لیے چاہتا
ہون کیونکہ دین عیسوے مین دل کی مراد ملتی ہی خصوص کچھ تو ون

مراد دین کے پاتی ہی اور میرے خاطر خواہ تسلی ہوگئی ہی محض ظاہر ہبتسما
باقی ہی کیا باعث جناب مسیح نے فرمایا ہی کہ جو کوئی میرا آدمیون
کے سامنے اقرار کرے گا سو مین اوسکا اپنے باپ کے روبرو کرونگا
پھر تو صاحب لوگون کو بھی یقین ہوا کہ پادرے کا شاگرد پکا ہی اور پادرے
کی بھی بات صاحب لوگون کے آگے پا بصداقت کو پہنچ گئی کچھ تو میز پر
کھانا کھانے سے شک رفع کر دیا تھا اب بالکل روح القدس کی تاثیر نے
اپنا ظہور دکھلایا - اب آپ ہی فرمائیے کہ اوس غریب متلاشی
سے جناب پادرے صاحب کو کیا خاک حاصل ہوتا تھا اس سون چڑیا
متلاشی سے تو خود بدولت کے دن پھر گئے واری نیاری ہوگئی
قضا کارا گر وہ سون چڑیا اپنا مطلب پورا کرکے اوڑ بھی جاتی
تو جو کچھ اوس کے پر نوچے ہوئے ہین وہی عمر بھر کفایت کرتے ہین کہ
جس کے بدولت خود بدولت اوڑتے پھرتے ہین چنانچہ ایسا ہی ملاحظہ
مین آیا کہ اکثر وہ سون چڑیا جو گاچو گا کر اوڑن چھو ہوگئین اور پادرے
ہما کیطرح اونکا سایہ اب تک ڈہونڈتے رہگئے -

نقل ہی کہ ایک پادری اپنے امیر متلاشی کا مقدمہ دریافت
کرنے کے واسطے ایکدفعہ مشملہ پر تشریف فرما ہوئے - اُن دنون
جناب معلے القاب مرجان لارنس صاحب بہادر گورنر جنرل
ہند تھے اکثر لارڈ ممدوح جن دنون چھوٹے عہدہ پر ممتاز تھے
تو پادری موصوف سے آپ کی صورت آشنائی تھی کیونکہ اون کے
مدارس مین طلبا کا امتحان لینے جایا کرتے تھے اب جو آپ نے اونہین
اپنے دربار مین حاضر پایا تو از راہ بزرگانہ ارشاد فرمایا
کہ آپنے اسوقت چاہ پانی نہین پینا میز پر بیٹھے ہوئے پادری
کو کسی سکرٹری نے بطور استہزا پوچھا کہ کہئی پادری صاحب

کسی متلاشی نے آج کل ہی آپ سے وعدہ عیسویت کا کیا ہی یا نہین آپ نے
مشکرا کر جواب دیا کہ اب تک تو وہ متلاشی مضبوط ہی - الغرض
جای غور ہی کہ دانا انگریزون پر بھی امرا متلاشیونکا حال وقال
بخوبی روشن ہی - باقی آیندہ -

خبر جہان پاک

اخبار بمبئی سے معلوم ہوا کہ مسٹر جل بھائی جن کی کتاب سے
مسلمان ناراض ہوئے تھے اونکا کہین پتہ نہین ہے کہ کہان چلے گئے
وہ بالکل روپوش ہو گئے اس بات سے مسلمان بہت خوش ہین
اگر اسیطرح روپوش ہے یا کہین کو چلے گئے تو غدر ہونے کا
احتمال نہین ہے فقط از اخبار انجمن پنجاب لاہور نمبر ۳ جلد ۶

غزل نسیم

من نتیجہ فکر جناب بنکی نواب محمد حسین علے سلطا نصاحب نسیم

بنا فیض حق کی بنای مدینہ — ثنای نبی ہی ثنای مدینہ
اسیر کمند ہوای مدینہ — ہون اللہ بتلا فضای مدینہ
جنان گر مین دیکھون بجای مدینہ — مرے پر اٹھون کہکے ہای مدینہ
ہی تخت سلیمان سرای مدینہ — ہین اسکندر و جم گدای مدینہ
ہی روح ملایک ہوای مدینہ — ہی بیت الشرف ہر سرای مدینہ
مرا جسم ہو زایرون کے تہ پا — مری روح ہو وے فدای مدینہ
شفیع امم خاتم انبیا ہی — محمد رسول خدای مدینہ
برای محمد مری جان نہ لینا — الٰہی نہ جینگ دکھای مدینہ
مرے مشکلون کو یقین حل کریگا — خداوند مشکل کشای مدینہ
جو دیکھا محمد کو دیکھا خدا کو — جو جای بجنت وہ جای مدینہ
نہ گل مرے دلکوی کاش کرتا — کیا جسنے اول بنای مدینہ

ایک ہندو کا اسلام سے مشرف ہونا

یہان ۶ دین دیجہ حال بعد نماز جمعہ کے جامع مسجد یعنی مسجد والا جاہی مین ایک
ہندو مسمی پارتاسارتھی جو مدت سے مذہب اسلامیہ مین ملنے کا اسکو شوق
تھا اور بہت دنون تک مسلمانونکی صحبت مین رہا کرتا تھا آخر بحکم اکصحبۃ تؤثر
ولو کان بالساعۃ ان دیندارونکی صحبت نے اثر بخشا یعنے ہندوی
مذکور جناب فضایل مآب لانا مولوی حضرت غلام قادر صاحب قبلہ دام
افضالہم کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف ہوا اور کلمہ توحید کے
آب لطیف سے کفر و شرک کی نجاست کو دور کر دیا نام اسکا
عبد الرحیم رکھا گیا ہی خدا تعالی اسکو توفیق رفیق عطا فرماوے
یہہ نو مسلم فن معماری خوب جانتا ہی اور اسی سے اپنا گذر اوقات
بسر کرتا ہی خدا اسکو برکت دے فقط شاہی عمدۃ الاخبار مدراس نمبر ۲ جلد ۱۳

رسید زر

روپیہ آنہ پی

جناب مولوی امداد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہردو ۵ - - -
جناب سید حسینی پیران صاحب ہیڈ ریٹر پوسٹ آفیس بلہاری - ۴ - ۲ - -
جناب محمد علی خان صاحب فتح گڈہ ۶ - - -
جناب میر غلام حسین صاحب انسپکٹر مدارس لودہیانہ - ۴ - ۲ - -
جناب غلام محی الدین صاحب داروغہ چونگی لودہیانہ - ۴ - ۲ - -
جناب میرزا امیر بیگ صاحب نیٹو ڈاکٹر ہسپتال لودہیانہ - ۴ - ۲ - -
جناب منشی محمد عظیم صاحب اہلمد لوکل فنڈ ضلع لودہیانہ - ۴ - ۲ - -

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

نوامین سے اپنے دیسی بھائیون کو خوش و خورم کرتے ہین الغرض وہ
علماکہ جنہین خدا نے تحریر و تقریر کا ملکہ عطا کیا ہی وہ ہر صورت
اگھ پھر تائید الاسلام مین سرگرم ہین - اور بعض بعض ہمارے بھائی
اپنے جیب خاص سے زر صرف کرکے کتابین تائید الاسلام مین چھپوا کر
اپنے بھائیو کو مفت تقسیم کرتے ہین چنانچہ ان دونون ہمارے بھائی جناب
فیضمآب محمد عثمان صاحب بنگلوری نے نہایت دریا دلی سے ایک
رسالہ مستمی بہ تائید الاسلام مطبع چامراج پریس مین چھپوا کر
لوگون کو مفت تقسیم فرما دیا - اور ہمارے بعض بھائی شب
و روز توکل کو موکل سمجھ کر وعظ و نصاری مین اپنا وقت صرف
کرتے ہین خصوص ملک پنجاب مین حافظ ولی اللہ صاحب کہ جنکا
نظیر محال ہی وعظ فرماتے ہین اور جناب مولانا فقیر محمد صاحب
اور مولانا میرزا فتح محمد صاحب بھی وعظ فرماتے ہین کہ جنکی یمن
انفاس سے گمراہون کو ہدایت ہوتی ہی - اور ان دونون اخبارونکے
مطالعہ سے واضح ہوا کہ بمبئی کے مسلمانون نے اپنی ہمت عالی سے
غلہ محمدی کے امداد کے لئے اپنی نیک نیت کو دین کے کام مین کام فرمایا ہے
کہ جس سے ہر طرح دین اسلام کے حمایت ظاہر ہی اور ہم کو امید ہی کہ
بمبئی سا سمندر شہر کہ جہان کثرت سے روسا متمول ہین وہ ضرور
اس کار خیر مین مددگاری دین کی کرینگے کیا خوب ہو کہ ہر ایک
دیار و امصار کے جلسون مین غلہ محمدی کے صندوق گرامی مرتب
ہو کر وہان کے روسا کی مشورت سے غلہ محمدی کا روپیہ صرف ہوا کرے
جو کوئی بھائی نو مسلم ہو اوسکی امداد کیجائی اور جو رسالہ کوئے
صاحب تائید الاسلام مین تصنیف و تالیف کرے باصلاح علما
وہ غلہ محمدی کے زر سے چھپ کر مفت تقسیم ہوا کرے اور

جس شہر مین بھی اخبار نکلتا ہو اوسکا خرچ غلہ محمدی سے اور
جہان کہین کمی و بیشی خرچ مین ہو جائے تو دوسرے مواضع سے غلہ محمدی
بضرورت مدد لیجائے اور ہر ایک مقام مین ایک انجمن اسلامیہ غلہ محمدی
کے قایم ہونی چاہئے اور کل اخراجات اوس انجمن کے سپرد ہونا مناسب
ہی اور اوس انجمن اسلامیہ کے ماتحت ایک مدرسہ اسلامیہ بھی ہو - ایک
اور مقام حیرت انگیز ہی کہ جسکا ذکر اس جگہ مین کرنا ضروریات دہ یہہ
ہی کہ کیا باعث ہی کہ جب کوئی کار خیر تائید الاسلام مین ہوتا ہی
تو ہمارے ملک کے رؤسا اور نامدار امرا و نواب عالیخاندان کہ جنکی
جد و امد حمایت الاسلام مین اپنے مال و زر کو بیدریغ نثار فرمایا کرتے تھے
وہ اس زمانہ کے آب و ہوا کی تاثیر کے سبب اپنی ہمت کو کام مین نہین لاتے
برعکس اونکی وہ لوگ جو بیچاری مزدور کہ جنکا گزران و نفقہ کا بھی
بصد مشکل ہوتا ہی وہ آپ بھوکے رہکر تائید الاسلام مین ہمہ تن
مصروف ہوتے ہین - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور کوئی باعث
ہی کہ جس کے خیال سے وہ لوگ تائید الاسلام مین مشوش خاطر
رہتے ہین اور جہان تک ہو سکے پرہیز کرتے ہین - اگر وہ لوگ بخیل
اور نادار سمجھے جائین تو یہہ بھی قرین قیاس نہین ہی کیا معنی جب
کوئی چندہ حکام وقت کے طرف سے ہوتا ہی تو وہ لوگ خاطر خواہ دل
کھولکر روپیہ اپنے نیک نامی اور خیر خواہی کے لئے دیتے ہین اور علاوہ
اسکے جب کبھی اونکے یہان کوئی شادی و مرگ کا اتفاق ہوتا ہی
تو وہ حضرات اپنی ناک کے لئے اسقدر روپیہ بے تحاشا اندہا دیتے ہین صرف
کر ڈالتے ہین کہ تا دم مرگ اونکا قرضہ ادا نہین ہوتا - تو اب ہم
کیونکر اونکو مکھی چوس بخیل تصور کرین کیونکہ بخیلی کی کوئی وجہ اونکے
ذات شریف مین پائی نہین جاتی تو یہان ہم کو اور حیرت دامنگیر

ہوتی ہی کہ جسمین کالی کی جو مراد تائید الاسلام ہی فروگذاشت
کرتے ہمکو اتنی مین ایک اور وجہ معلوم ہوئی کہ شاید حکومت مذہبی
اونکی ذات مین نہین ہی عجوبات زمانہ کے دیکھنے سے اسقدر اونکو
فرصت نہین رہی کہ وہ اپنا دل تائید الاسلام کے طرف متوجہ کرین
مصرعہ - فکر مین فرض ہی ادا نہوا تو یہہ بھی کسی کو کیا خبر ہی کہ ایسی
لوگ آزاد منش اپنے آپ کو اس معاملہ مین مستثنی سمجھتے ہون مگر یہہ
ناممکنات مین سے ہی یہہ بات میرے مونہہ مین تھی کہ ایک اور وہم دل مین
پیدا ہوا کہ شاید یہہ زعم اونکے دلون مین سمایا ہو کہ مبادا ہم لوگ
تائید الاسلام کے لئے اگر کچھ مدد دینگے تو ہمارے مخالف حکام وقت
کے کان مین جاکر پھوک مارینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ کو ہمسے بدظن کرینگے
تو ہم مین مشکل ہوگا - مگر یہہ وہمکا محض خیال خام ہی اور نقش بر آب ہے
کیونکہ حکام وقت کہ جنکا مذہب عیسائی ہی وہ بھی اپنے مذہب کے
تائید کے لئے کیا کچھ مدد نہین کرتے کیونکہ دینداری کا یہی نشان ہے
کہ جو شخص جس مذہب مین ہو اپنے مذہب کا غیرتمند ہو ورنہ وہ دہریہ
ہی کیونکہ اوسکو مذہب کی پروا نہین ہوتی بلکہ ایسے امورات مین وہ
خندہ زن ہوا کرتا ہی اور طمع نفسانی پر محمول کرتا ہی اور علاوہ اسکے
ہمارے گورنمنٹ عادل کو کسی کے مذہب کا تعصب نہین ازروی قانون
ہر ایک اہل مذاہب جو گورنمنٹ کے رعایا مین شمار کئے جاتے ہین وہ
بے روک ٹوک اپنے رسومات مذہبی ادا کرتے ہین علی ہذا القیاس عیسائیونکو
دیکھے کہ وہ کھلی بندون بازارون مین اپنے مذہب کے وعظ و منادی کرتے
ہین اور گرجا مین وعظ و نماز ادا کرتے ہین اور اپنے مذہب کے کتابین
بنا بناکر کے تقسیم کرتے ہین حتی المقدور اپنے مذہب کے پھیلانی مین شب و
روز سرگرم ہین - اور ہندو لوگ بھی بلا مزاحم اپنے شرع کے
موافق اپنے اپنے راہ و رسم پر چلتے ہین اور اپنے جیب خرچ سے
کرکے کمیٹیان بناتے ہین و رسبھا قایم کرکے اونکے قواعد سے بذریعہ
رسالہ اور اخبارات کے لوگون کو مطلع کرتے ہین - اور ایسا ہی
پارسی لوگ اپنے اپنے دین قانون پر چلتے ہین - اور جب کوئی
اخبار ملکی یا مذہبی اجرا کیا چاہتا ہی تو ہمارے گورنمنٹ عادل بھی
خوشی سے منظور فرماتے ہی اور جب کوئی رفاہ عام کے لئے
کوئی کام کرتا ہی تو گورنمنٹ بھی اوسکو اپنے طرف سے مدد کرتے
ہی تو پھر باین ہمہ خوبی گورنمنٹ رحم دل عدل پر یہہ خیال جانا کہ
جب ہم فلانی رسالہ یا فلانی اخبار مذہبی کے لئے اگر مدد کرین گے
تو حکام وقت ہمسے بدظن اور ناراض ہونگے سراسر حکام کے نیک
نیتی کے خلاف ہی اب ہمین معلوم ہوگیا کہ یہہ عذر اون صاحبون
کا کہ جو مذکور ہوچکا بالکل بے بنیاد ہی یہان وہ مثل صادق
ہوئی نبت بدر اہانہ بسیار انشاء اللہ تعالی اس باب مین
آیندہ پھر قلمبند ہوگا فقط راقم میرزا موحد

قبول اسلام

ہمارے ایک معزز کانسپانڈنٹ صاحب زلپور سے یون
تحریر کرتے ہین کہ ایک عیسائی بنام عنایت مسیح جو دین عیسوی
مین کامل معلوم ہوتا تھا اور دین محمدی کو چھوڑکر مسیح دین سے نہایت
محبت رکھتا تھا لاہور چلا گیا اور رکھتہ طور پر معلوم ہوا کہ ہدایت
غیبی سے مولوی حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کے پاس جاکر دین اسلام
سے مشرف ہوا -

ایک مسلمان بارہ سال تک عیسائیت مین رہکے پھر مسلمان ہوجانا - اخبار تالیق ہندلاہور سے منقول ہے کہ

دہلی مین ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۹۱ھ سنہ ہجری کو بروز جمعہ ایک عیسائی صاحب مسمی عنایت مسیح مسجد شاہی مین مشرف باسلام ہوے ہین پہلے اس صاحب کا نام سید محمد علی شاہ تھا بارہ سال تگ مسیحیت اختیار کرکے منادی وغیرہ مین مشغول تھے اوسدن بعد اقرار وقبول اسلام عامۂ خلایق کے سامنے ابطال مذہب عیسوی واثبات دین حقۂ محمدی کا وعظ کیا اور ان صاحب کا ارادہ ہی کہ دین عیسوی کے بطلان مین ایک رسالہ جدالکھین جسکا ماخذ انجیل اور کتب معتبرہ نصاری ہون اور ایک مدرسہ جس مین اسی قسم کی تعلیم کا ڈھنگ ڈالا جای جاری کرنا چاہتے ہین -

جہلم

ملا محمد بخش نام ساکن سیالکوٹ جو اول عیسائی ہوگئے تھے اب پھر مسلمان ہوئے فقط -

ریاض الاخبار نمبر ۱ جلد ۲

ترقی روحانی

حمد بیحد اوس خدای غیار کو سزاوار ہی جسنے تمام موجودات کو اپنی قدرت کاملہ سے وجود بستی کا اسطرح سے عنایت کیا کہ بعض یعنے ملایکہ وارواح کو عالم علوی سی خلعت فاخرہ عطا فرمایا اور بعض یعنے حیوانات ونباتات کو عالم سفلی کے لباس سے اپنی رحمت خاص سے سرتاپا راستہ کردیا مگر انسان کو عالم سفلی سی خمیر کرکے عالم علوی کا نمک اسطرح لگایا کہ وہ اپنی مادہ مین عالم ارواح جسکو نفس ناطقہ یعنی عقل بولتے ہین نسبت رکھتا اور باوجود غلبیت مادہ سفلی طالب ترقی روحانی کا ہوتا ہی اور بہت بہت لعنت اوس سید الکائنات مفخر الموجودات محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی کہ جسکے آنی کی انتظار یہود کو گون اور مصدق یحیی نبی خصوصاً مسیح نبی یوحنا ۱ باب ۱۹ و ۲۵ وایضاً ۷ باب ۲ سی ۲۲ - اما بعد واضح ہو - جب انسان اپنے مادہ مین ارواح جو عالم علوی سی نسبت رکھتے ہی رکھتا ہی اور بسبب غلبیت عالم سفلی محتاج ہی کہ عروج عالم علوی کو کرسکے گا چنانچہ قوت متوہمہ ترقیات عالم علوی سے موید کرتی ہی پس خداوند پاک نے اپنی ارادہ ازلی سے انبیا معصومین کو بھیجا کہ خلایق کو ظلمت جسمانی چھوڑانے اور نورانیت روحانی حاصل کرنے کا راستہ بتادین تاکہ انسان کامل بندہ اپنی خالق کا بن کر مدارج تقرب الی اللہ حاصل کری اور دوری آتش دوزخ سے ڈھونڈہی سو اونہون نے اسطرح راہ ہدایت بیان فرمایا کہ جو کوئی شرکت خدائی کا جامہ پھاڑ کر خدا کی وحدانیت اور اسکے رسول کی صداقت کا پیراہن اوڑہیگا عمامہ حیات ابدی کا سر پہ باندہیگا اور عذاب دوزخ جو مراد عالم سفلی سے ہی ہرگز نہ دیکھیگا لیکن یہ امر عموماً مطلب لوگون کو معرفت انبیا علیہم السلام کی سنا دیا گیا جو کوئی اس حکم سے تجاوز کریگا خداوند کی عدالت کے سزاوار ہوگا اور عذاب دایمی اوٹھاویگا اور جو کوئی اپنی صدق نیت دل سے اس امر کو بسر وچشم قبول کریگا یعنے خدا کی وحدانیت اور اسکے رسول کے رسالت پر ایمان لائیگا عالم سفلی سے نجات پاکر زنگ کدورت آئینہ دل سے مٹائیگا اور عالم علوی کی طرف مایل ہوگا (یوحنا ۱ باب ۳) حیات ابدی یہہ ہی کہ تجکو اکیلا خدا اور مسیح کو اوسکا بھیجا ہوا یعنے رسول جانین پس یہہ حیات ابدی اہل اسلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ

بخوبی ظہور مین آئی چنانچہ اہل اسلام کی تصدیق اللہ تعالی نے خود
فرماتا ہی - والمومنون کل امن باللہ و رسولہ - برخلاف عیسائی
کہ تین مین ایکا اور ایک مین تین پکارتے ہین مسیح کی معصومیت
کو گناہ کا کفارہ مانتی ہین حالانکہ کہین مسیح نے یہہ نہین فرمایا کہ
مین خدا ہون بلکہ اور پیغمبرون نے خدا کہا ہی آدم ہم جیسا یعنی خدا ہو گیا
داؤد کہتا ہی کہ مین خدا ہون زبور ۸۲ ورس ۶ مین نے تو کہا کہ
تم الہ ہو ۸۳ زبور ۶ خدا نے موسی کو خدا سا بنایا - پیدایش باب
مگر مسیح کہتا ہی کہ کیا تم مجھی سو سطے سنگسار کرتے ہو کہ مین نے
کہا کہ خدا کا بیٹا ہون اور تمہارے شریعت مین لکھا ہی کہ جنکے
پاس خدا کا کلام آیا اونکو خدا کہا ہے یوحنا ۱۰ باب ۳۵ و ۳۶
بالفرض اگر مان لیا جاوی تو انجیل کا کچھ اعتبار نہین چنانچہ یوحنا
کہتا ہی کہ خدا کو کسی نے نہین دیکھا یوحنا کا پہلا ۴ باب ۱۲ اور
پولوس کہتا ہے ہم خدا کو دہندہ لاسا دیکھتے ہین -
اور مکانات مین ہی خدا عقیق اور یشم سا ہی ۴ باب ۳ چہ جای
دیگر کیونکہ ایسا خدا تین ایک اور ایک تین ہو چہ عجب وہ محسوس
ہو گا - غرضکہ مسیح ہی کہ حیات ابدی یہی ہی کہ خدا ایک اور
اسکے بھیجی ہوے رسول کو رسول جانین اور یہی کلمہ طیبہ کے معنے ہین
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جو کوئی صدق دل سے پڑہیگا
حیات ابدی کا وارث ہو گا مصرع کھلا ہی باب رحمت
کا چلا آ جسکا جی چاہے چونکہ انسان نے عالم علوی کی طرف
یعنی حیات ابدی تقربا الی اللہ کی طرف توجہ کے یعنے وارث
حیات ابدی ہوا پھر خداوند کریم نے مدارج علویہ کے دینے
اور تزکیہ نفوس سفلیہ کے واسطے بسبب غلبیت قوای سفلیہ
کے یہہ چار ارکان صادر فرمائے تاکہ بندہ کامل انسان بن جای
رکن اول بنا بہ معراج مومنین اور دافعہ برای ہر قسم گناہ
مثانیوالی مصفی دل یعنے روح حیوانی - وطبعی - ونفسانی اور
معلم بردباری و فروتنی وآداب دویم رکن روزہ سیہ قاطع کدورت
سفلیہ راغب الی اللہ تعلیم کنندہ قناعت توکل اخلاق خداوندی بہ
قاہر نفس امارہ وغصہ وبغض وکینہ وتکبری لوامہ اور ان دونو رکنون
کی صفت مسیح یہہ فرماتا ہی یہ جن یعنے دیو بغیر نماز اور روزہ کے
نہین نکلتے متی ۱۷ باب ۲۱ اور ایمان دار ونکے علامت بھی
یہہ ہی کہ دیوون کو نکالین اور جب بیمارون پر ہاتہ رکھین اچھے ہو
جائین اور اونکو چیز مہلک ہلاک نہین کرتی مرقس ۱۶ باب ۱۷ و ۱۸
مگر یہہ نشانیان اولیاء العظام یعنے کامل ایمانداران اہل اسلام
مین پای جاتے ہین جیسے تذکرۃ الاولیا اخبار الاخیار وغیرہ
مین درج ہی برخلاف نصاری کے انمین کوی آج تک اہل کرامت
یعنے نشانیان فرمودہ مسیح نہین دیکھے گئے جسکو تیرہ سو برس گذر گئے
نہ کسی نے تحریر کئی ہی - سیوم رکن اہل اسلام زکوۃ - یہہ آتش
آگ نگہبانی آفات آسمانی وزمینی سخاوت دافع بخیلی فقیرون ہمسایون
پر رحم خیرات محبت لوقا ۱۲ باب چہارم رکن اسلام حج -
یہہ تعلیم مستلزم محبت باہمی زمانہ آزمای اتفاق ترقی دہانے
وتقسانی مصاحبت جسمانی قاطع ہوای شیطانی حضوری خدا جیسا
پولوس نے اپنی آپکو پاک کر کر یت المقدس مین جا کر حج کو ادا کیا اعمال
۲۱ باب ۲۶ - غرضکہ یہہ تمام امورات ارکان اربعہ مدارج علویہ
کی ترقی کے لئے خداوند نے تعلیم فرمائے تاکہ بندہ مومن اپنے
خالص نیت اور ارادے سے علویت کی مدارج کے ترقی کرلی

منشور محمدی

نمبر ۳۳

اور روز بروز عالم سفلی کی چادر اوتار کر اون امرون کی بجا لانے
سے ترقی روحانی پاوی اور کامل انسان بن کر اعلی مدارج بہشت
کے لایق ہوجاوے اور حیات ابدی لی اب کسی کو ریاضت کی دل
میں یہہ خلجان باقی نرہا کہ اگر خداوند پاک عدالت کے روز اون
بے دینون کو جو اللہ کا شریک بناتے ہین ہمیشہ کے آگ مین
ڈالی ظلم ہوگا ہرگز نہین کیونکہ اوسنے پہلے ہی اپنے نبیون کے معرفت
فرمایا تھا کہ جو میرا شریک بناکر پرستش کریگا اور شریک کا اقرار کریگا
اور اسلام کے سوا اور دین رکھیگا قبول نہوگا عذاب دایمی مین
گرفتار ہوگا ہان بیشک وہ ترقی روحانی حاصل نکریگا اور یہہ
عدالت ہی اور رحم یہہ ہی کہ خداوند نے اپنی نعمت بیشمار عمل قلیل پر
عنایت فرماین اور فرمایی جو ہر جرم سزاوار ملک جاودانی
عالم علوی کی ہو کر ٹرشہ عنایت پاوی اب ہم سب کو شیطانی
اور نفسانی پیندی سے چھوڑا کر اپنے مقبول لوگون کے زمرہ مین
داخل فرماوی آمین یارب العالمین

راقم مسکین خلیفہ شادی ملک عفی عنہ

ابطال تناسخ

نمبر ۱

اولاد کے مسئلہ جو رمایت مروت احسان کے بارے مین خصوصاً
ایام شیرخوارگی مین کوئی فرقے تو اون سے عمل خیر کی جزا دے اور
علی ہذا القیاس جو تعلم کے بچہ بوارد کو تکلیف دیجاتی ہی خاص کر خو
بڑہنی کی تکلیف کہ اس سے بڑہ کر اون کے حق مین کوئی تکلیف ہی نہین اون
کو کسی عمل ناقص کی سزا ہی بلکہ یہہ دونون باتین اولاد کے حق مین
تربیت اور پرورش مین پیرایہ ہی آدم کے حق مین بہشت سے
نکالنا اور تکلیف جو ظاہر مین آدم سے پیدا ہوئی ہی جزا و سزا نہ ہی

سبب جزا و سزا کا وہی امید و وہی پیش بندی ہی جو ہمنے عرض کیا
بلکہ بعد غور کے یون معلوم ہوتا ہی کہ جسکو جزا و سزا ہم کہتے ہین وہ
بھی حقیقت مین خدا کیطرف سے تربیت ہی غایت امانی الباب
ہمارے لئے نہین تو مجموعہ عالم کے لئے ہی سہی کیونکہ مجموعہ عالم ہی ایک شخص
واحد ہی اور اوسکے لئے بھی ایک موقع حاصلہ ہی اور ہی آدم کا بہشت
اور دوزخ مین پہونچنا ایسا ہوا جیسا عالمین سے اجزا سعدہ گوشت ہی مین
اور اجزای فضلاتون مین جاتے ہین اور یہہ فضلاتون مین رہنا تمام بدن
کے لئے موجب نقصان ہوتا ہی اگر آنتین بالکل خالی رہا مین فضلہ
تمامان پیدا ہوا اب ظاہر ہی کہ گوشت کا بنا دینا تو بدن کے لئے
تربیت ہی ہی آنتون مین فضلہ کا رہجانا بھی تربیت سے خالی نہین
ہی بعض ہی آدم کا بہشت مین داخل ہونا تو تمام عالم کے لئے داخل

تو خدا کی طرف سے جو آرام و تکلیف پہونچتے ہین وہ سب کے سب کا ہیگو داخل
جزا و سزا ہونگے بلکہ اوسکے طرف سے بدرجہ اولی ایسی بھی آرام و
تکلیف پہونچنی چاہیے جو داخل تربیت ہون کیونکہ حقیقت مین رب
اور مربی تو وہی ہی بلکہ بندون کی تربیت بھی حقیقت مین اوسیکی
طرف سے تربیت ہی اور بندے بیچ مین بمنزلہ آلہ کے ہین چنانچہ مکرر یہہ
مضمون اوپر واضح ہوچکا ہی معہذا خداوند کریم مثل ہی آدم کسی
نفع کا محتاج نہین جو اوسکے بڑہانے کے لئے کسیکو انعام دی کسی
ضرر سے اندیشہ مند نہین جو آئندہ کی پیش بندی کے لئے کسیکو
سزا دی ہان بیشک تادیب احتیاج سے خالی نہین بلکہ سراپا احتیاج
ہین پھر جب اونکی طرف سے ایکدم کو قطع نظر جزا و سزا کے
آرام و تکلیف پہونچتے ہین تو خداوند کریم کیطرف سے بدرجہ
اولی بے جزا و سزا کے آرام و تکلیف کا پہنچنا ممکن معلوم ہوا کیونکہ جزا
سبب جزا و سزا کا وہی امید و وہی پیش بندی ہی جو ہمنے عرض کیا
بلکہ بعد غور کے یون معلوم ہوتا ہی کہ جسکو جزا و سزا ہم کہتے ہین وہ
بھی حقیقت مین خدا کیطرف سے تربیت ہی غایت امانی الباب
ہمارے لئے نہین تو مجموعہ عالم کے لئے ہی سہی کیونکہ مجموعہ عالم ہی ایک شخص
واحد ہی اور اوسکے لئے بھی ایک موقع حاصلہ ہی اور ہی آدم کا بہشت
اور دوزخ مین پہونچنا ایسا ہوا جیسا عالمین سے اجزا سعدہ گوشت ہی مین
اور اجزای فضلاتون مین جاتے ہین اور یہہ فضلاتون مین رہنا تمام بدن
کے لئے موجب نقصان ہوتا ہی اگر آنتین بالکل خالی رہا مین فضلہ
تمامان پیدا ہوا اب ظاہر ہی کہ گوشت کا بنا دینا تو بدن کے لئے
تربیت ہی ہی آنتون مین فضلہ کا رہجانا بھی تربیت سے خالی نہین
ہی بعض ہی آدم کا بہشت مین داخل ہونا تو تمام عالم کے لئے داخل

تربیت ہوتا ہی بعضی ہی آدم کا دوزخ مین جانا بھی منجملہ تربیت
اور بمنزلہ فصلہ آنتون مین ہونے کے موجب تقویت ہو اور جب یہہ
امور اس وجہ سے داخل ہوئی تو ایسی ہی اگر یہان کے بعضے آرام و تکلیف
داخل تربیت ہون تو کیون انکار ہی اور جب تگ یہہ گنجایش باقی
ہی تو کیا ضرورت ہی کہ یہان کے آرام و تکلیف کو پہلے جون کی جزا و سزا
پر محمول رکھین بلکہ لازم یون ہی ہی کہ تربیت پر یا اسی عالم کی افعال
کی جزا و سزا پر محمول کرین کیونکہ عقل کے نزدیک اول تو یہہ بات
بہت مستبعد ہی کہ کوئی روح پہلے زمانے کے ایام شعور کے وقائع کو
ایسا بھول جای کہ بالکل دل سے محو ہو جائین اور دلمین کسی بات
کا اثر تگ بھی باقی نرہی خاص کر وہ باتین جنکی جزا و سزا مین فی الحال
آرام و تکلیف اوٹھانا ہی کیونکہ وہ جزا و سزا ہی کیا ہوئی جو اوسے
پہنچنے کی خبر بھی نہو اس صورت مین تو لازم تھا کہ اپنے سب افعال پہلے
جون کے یاد ہوتی بلکہ باوجود تکلیفون کے عبادت کیطرف رغبت
ہونے سے دلٹی یہہ بات نکلتی ہی کہ پہلے زمانے مین بھی یہہ شخص
نیکون کے زمرے مین معدود تھا یعنی اس پیدایش سے پہلے بیشک اسکو
کسی قسم کی تجلی جناب باری کی میسر آئی ہی جسکے سبب اسکے دلمین
خدا کی اسقدر محبت جم گئی ہی کہ صدہا تکالیف اوٹھاتا ہی اور پھر بھی
خدا ہی کی طرف جھکتا ہی ورنہ کسی چیز کی محبت بے دیکھے برتے پیدا نہین
ہو سکتے اگر فرصت کم اور لگنے کی جلدی زیادہ نہوتی تو اس بات کو
دلائل سے بھی ثابت کر دیتا کہ محبت بے دیکھی برتے نہین پیدا ہوتی
علی ہذا القیاس باوجود آرامون کے امور نا گفتنی اور لایعنی مین مشغول
رہنا اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ اوس موقع مین جسمین شخص
دل کو ایک قسم کی تجلی میسر آئی ہی اسکو وہ بات نہین ہوتی
جو اسقدر احسان پر بھی خدا کیطرف توجہ نہین العرض محبت
عدم محبت کے اثر سے یون معلوم ہوتا ہی کہ اس پیدایش سے پہلے
بعض ارواح کو یقینا کوئی واقعہ ایسا پیش آیا ہی کہ اوس مین
کم سے کم کسی قسم کی تجلی میسر آئی ہی باقی اوسکی یاد نرہنی کا
پہونچانا کچھ مستبعد نہین پس ان ہمہ قطع نظر اس محبت کی کچھ کچھ
یاد داشت اور بھی معلوم ہوتی ہی یہہ اکثر عالم بلکہ تمام عالم کا توحید
مین متفق ہونا چنانچہ اوپر مذکور ہوا خود اسی وجہ سے زیادہ
معلوم ہوتا ہی کہ کبھی یہہ بات کان مین پڑی ہی کیونکہ یہہ بات
سوا کان کے آنکھون سے یا کسی اور حاشیہ سے دریافت ہونیکی نہین
باقی رہا دلائل سے معلوم ہونا سو اوسکا حال یہہ ہی کہ ایک نہج
سے توحید پر سب متفق ہین پھر جو کچھ فرقون مین مشابہہ شرک اور
فی الجملہ تعدد کا اقرار پایا جاتا ہی یہہ سب دلائل ہے کا طفیل ہی
الغرض دلائل سے اتفاق متصور نہین بلکہ اکثر اختلاف دلائل
ہی سے پیدا ہوتے ہین اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ دلائل سے مطلب تک
پہنچنا ہر کسیکو نہین آتا القصہ بجز اسکے کہ یہہ بات کسی زمانہ مین کسی
جون مین یا فقط روح مجرد کے کان مین پڑی ہو یہہ باتفاق متصور
نہین ہو سکتا مگر اسقدر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ کان مین پڑنے سے
فقط اتنا ہی مطلب نہی کہ وہ بات کسی دوسری کی تعلیم سے حاصل
ہوئی ہو عام ہی کہ وہ تعلیم آواز سے ہو یا اشارہ سے یا کسی
تحریر کے وسیلہ سے یا اسطرح سے کہ ایک کے دل کی بات دوسرے
دل مین اسی طرح سے چلی جاتی ہی جیسے کسی چیز کا عکس آئینہ مین منطبع
اور منقش ہو جاتا ہی کیونکہ گونگا بھی کوئی بولنیوالا اگر کسیکو
کوئی بات اشارہ سے بتا دی تو اوسی بتلاتا ہی کہنے مین

بیر حال یہ بات سنی ہوئی معلوم ہوتی ہی سو عجب نہین کہ ہنگام
تجلی مذکور اور سماعت کے استماع کا وقت ایکہی ہو اور اس زمانہ مین
اگر بطو جون کے بہر کیفیت گذری ہو تو اس جون سے وہ جون اس قسم
کی نسبت رکہتا ہو جیسا ماں کے پیٹ مین رہنے کا زمانہ یعنی جیسے
اس جون کے لئے ماں کے پیٹ مین نطفہ کا پڑہنا اور آدمی بن نے
کا زمانہ بمنزلہ مقدمہ اور سامان کے ہے کوئی جون جداگانہ
نہین۔ باقی آیندہ

پادریون کی متلاشی

نمبر ۳

مدسیوم مخفی نرہے کہ کبھی کبھی اپنے مطالب ضروری
کے لئے خصوصًا معاملات ریاست کے امداد کے بدلے ہمارے ملک کے بعضر
رؤسا اور امرا مصلحت وقت دیکھکر ان حضرات پادریون کی متلاشی
بن بیٹھتے ہین کیا معنی جب وہ ظاہرا دیکھتے ہین کہ فلانا پادری
عقل عجیب سے مدورفت حکام وقت کے یان زیادہ رکہتا ہی
اور بسبب پادریت کے حکام اسکی بات کو بہتر کی لکیر سمجھتے ہین تو وہ
رئیس صاحب یا جو صورتی ہی حکمت عملی کی رو اوس سے بڑی تپاک کے
ساتھ ایک گونہ محبت وارتباط کا سلسلہ جنبان کرتے ہین اور
رشتہ شل جیب راہ ورسم اتحاد کی نکل آتی ہی تو عجائب وغرائب
تحفہ وتحائف اور عمدہ عمدہ سوغات سے پادری کے دل مین گھر کرتے
ہین اور بات بات پر اسکا دم بھرتے ہین آگے یہہ مثل مشہور
ہی کہ زر کو سب کچھ مقدور ہی شعر ای زر تو خدا نداری لیکن
بخدا ہستار عیوب وقاضی الحاجاتی اور یہہ بھی سب کو معلوم
ہی کہ زر فولاد کو بھی موم کر دیتا ہی اسمین کچھ شک وشبہہ نہین

کہ جنتر منتر تبھی چلتا نقش ہی شعر پریون کو عمل سے ضعین
تسخیر نہین کرتا و جز نقش درم کچھ بھی تاثیر نہین کرتا و صاحبو
اگر سچ پوچھو خواہ آب زر کہو جنب کا عمل بھی سیمین نقش ہے
اور یہی قرص سفید افلاس کے سیدہ کے واسطے شربت دینار ہے ہر ایک
ادنی واعلی اسیکا بیمار ہی شعر ہر کہ زر دید سر فرو آرد و در
ترازوی آہنین دوشت و الغرض جسدم یہہ سون چڑیا کہ
جس کے زمرد کے پر اور الماس کی چونچ اور موتی چور آنکھین والی یاد
کے دام مین نہ پہنسی تو وہین خود بدولت کی چاندی ہوگئی قضارا
اوس امیر کے مقابلہ مین کوئی اپانج متلاشی گردش زمانہ کا مارا
اور کاہیدہ ہمہ تن مفلس الخیل ہاتھ مین لی ہوئی اگر اوس پادری
کے پاس آنکلتا تو وہ اوس کی بات بھی نہ پوچہتا بلکہ اوس سے از حد
متنفر ہوتا بلائی ناکہانی سمجہکر ایک روپیہ جرمانہ کے زاد راہ دیکر اوسکو
ادہر اودہر ٹال دیتا اور یہہ کہتا کہ اچہا دل تم ابھی انجیل پڑہو یہہ خوب
کتاب ہی میری یہان کوئی نوکری خالی نہین اور نہ کوئی مشن مین
تمہاری لایق کام ہی بہتر ہوگا تم اب جاؤ کیونکہ مین عدیم الفرصت
ہون وہ بیچارہ متلاشی ہر چند اس شعر کا مصداق ہوتا مگر کوئی
نہ سنتا سہ منانے منتے نہین منتین تو کرنے دو و نہ مانیو میرا کہنا بھلا
سنو تو سہی و طوطی کیطرح بہت سے آیات بیبل کی سنائین مگر کسی
آیت کا عمل پادری پر کارگر نہو کیونکہ وہ تو خود کسی امیر کے آسیب مین
بیمار تھا شعر جو طبیب آپ ہی دل اوسکا کسی پر زار ہی و مژدہ
باد ای مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہی + سچ ہی اوس غریب متلاشی
کو کون پوچہی اور کیون پوچہی جب منت وسماجت سے پادری کے
دلمین کچھ تاثیر نہوئی تو متلاشی نے یہہ کتب پڑہکر پادری کو جھک کر

سلام کیا اور اپنا رستہ لیا ۔ مایا کو مایا مل کرے ہے ہاتھ
تلسی داس غریب کی کوئی نہ پوچھی بات ۔ ہمارا غرض مشن حاضرین اگر
کوئی عیسائی خدا ترس ہوتا تو اوسکو ایک آدھ بار کھانے کو دیتا
کیونکہ اوس رحم دل عیسائی کو اپنا حال شکستہ پر وبال اوسکا یہ حال
دیکھکر یاد آتا اور جی ہی جی مین منفعل ہوتا کہ ایکدن ہم بھی اسی
رنگ و پ مین مشنریون کے پاس گئے تھے پھر وہ متلاشی اوس عیسائی
کو اپنا ہمدرد سمجھ کر اپنی بپتا کہانی سناتا کہ بھائی یہہ پادری تو
بڑا زر دوست ہی متمول آدمیون کے سوا کسی سے گفت و شنید تک
نہین کرتا کہو تو یارا اس پادری کے پاس کسقدر روپیہ ہوگا ہمارے شہر اگرہ
مین تو ایک ہندوستانی پادری جی جیکے نام بیس ہزار روپیہ بنگ
مین جمع تھے اون حضرتون کو بھی رات دن روپیہ جمع کرنے کی
فکر تھی اخبار عام لاہور مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۴ع مین اوسکی
وفات کا حال لکھا ہوا موجود ہی اور منشور محمدی نمبر ۲۳ جلد ۳
مین بھی زر دوست پادری کا حال لکھا ہوا میرے نظر مین پڑا تھا واقعہ
مین مسلمانون کے خیالات عیسائیون کی نسبت ٹھیک ٹھیک درست ہین
اگر عیسائی لوگ انصاف کو تھوڑا سا کام مین لاوین اور مسلمانون کی
خیر خواہی پر منصفانہ نظر کرین اور اپنے غلطیون کی اصلاح کرنے پر
کمر باندہین تو ضرور اونہین حق و باطل کی تمیز حاصل ہو جائی مگر یہہ
کمبخت تعصب برے بلا ہی جو انسان کو دیدہ و دانستہ اندہا کر دیتا
ہی دیکھتے نہین ہو مسٹر ملول صاحب ۔ شیخ عبدالرحمن اسلام
قبول کرتے ہی اپنے عہدہ ڈپٹی کمیشنری سے معزول کئے گئے
جبسے گورنمنٹ انگریز یکا تعصب خاص ثابت ہو گیا اب اگر کوئے
درزی یا کائی تسٹ عیسائی جو مشن سے تنخواہ پاتا ہے

صحیح مسلمانون کے اعتراضون کا جواب لکھے تو فوراً مشن سے خارج
کیا جائے کیونکہ عیسائی مذہب کا اصول نہایت بودا ہی اور دین کی
بنیاد صرف ہوا پر ہی خدا کی ذات واجب مطلق من کل الوجوہ دینکا
دینکے تثلیث کو دفن کر دیا ہی جسکا ثبوت مشرق سے لیکر مغرب کا
کوئی عیسائی نہین دیسکتا ہی اسلئے بمقابلہ دین موسوی دین اسلام
غالب ہی کر اوسکا اصول نہایت محکم موافق عقل و نقل کے پایا
جاتا ہی جسکے کان سنے کے ہون سن لے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پھر متلاشی نے کہا کہ دیکھو عیسائی لوگ گریبان مین منہ ڈال کر نہین
دیکھتے اون کے خلق کا یہہ حال جو مجھپر وارد ہی اور دعوی کا یہہ نقشہ
جو تم بھی دیکھ رہے ہو کہ سوا پرورش مال بچہ اور عیش دنیوی اور
جمع کرنے مال کے اونہین اور کچھ سروکار نہین ہی عیسائی سر ہلا کر
کہا کہ بھائی متلاشی آپ بات تو تھکانے کی کہتے ہو پھر کیا کرین تمنے
یہہ نہین سنا پنجابی مثل تو مشہور ہی ۔ روٹی کھانے شکر سے اور
دنیا کھانے مکر سے متلاشی بول اوٹھا کہ ہان صاحب اس سوال کا
جواب آپنے بلاشک منصفانہ دیا بھلا یہہ تو فرمائے یہہ لابہ سارے
تابکی زندگی کا کچھہ اعتبار نہین موت سر پر سوار ہی شعر کیا بروسا
ہی زندگانی کا ؟ آدمی بلبلہ ہی پانی کا ؟ خدانخواستہ اگر
اسی حیص بیص مین آپ کا دم نکل جائی تو سوا دوزخ کے اور تو کوئی
جگہ آپ کی مجھکو نظر نہین آتی عیسائی نے کہا ارے تو دیوانہ ہوا ہے
کہان کا دوزخ و بہشت نکالا ہی مشن سے خاطر خواہ تنخواہ ملتی ہی
کام چلا چلنا ہی ۔ شعر عاقبت کی خبر خدا جانی ثواب تو آتا م سے
گذرتی ہی ۔ کیا تو نے یہہ پنجابی کہاوت نہین سنی ۔ ای جاگ
مہتا اگلا کسنے ڈٹھا ۔ یعنی یہہ جہان میٹھا ہی اور وہان کسنے دیکھا ہے